سوال

(74) قرآن مجید کی تلاوت کی اجرت جائز نہیں جب کہ تعلیم کی اجرت جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ے ہاں مغرب میں بعض حافظ بظاہر مال کمانے کے لئے تلاوت کرتے ہیں۔ جب بھی ان کے لئے محفل قائم کی جائے تو اس میں شرکت کرتے اور الفاظ پر غور اور احترام تلاوت کے بغیر قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ اس طرح کی محفل میں حاضر ہونے سے ان کا بڑا مقصد اجرت لینا اور لوگوں سے صدقات وخیرات و

ی شریعت کی روشنی میں ان صدقات کا کیا حکم ہے۔ جسے یہ آپس میں تقسیم کرنے کے لئے جمع کرتے اور اس مقصد کے لئے تلاوت کو استعمال کرتے ہیں۔ ؟ میں نے ایک کتاب میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث پڑھی تھی۔ کہ ''جس نے مال کمانے کے لئے قرآن استعمال کیا تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ

ل ماأَسْـَٔلُكُم عَلَيهِ مِن أَجرٍ وَما أَنا۠ مِنَ المُتَكَلِّفينَ ٨٦... سورة ص

کے کیا معنی ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ہ بندہ اپنے رب کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ اور عبادات کے سلسلے میں اُصول یہ ہے کہ انھیں مسلمان محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سر انجام دے اور ان کے ثواب کی اللہ تعالیٰ ہی سے اُمید رکھے۔ مخلوق سے اس کے صلہ وشکریہ کی اُمید نہ رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالح کا محفلوں اور مجلسوں میں قرآن پڑ

ِ قراء القرآن فليسال الله به فانه سيجيء اقوام يقرءون القرآن يسالون به الناس (جامع ترمذي... مسند احمد۔)

س قرآن پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرے۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ ''

ن کی تعلیم یا اس کے ساتھ دم کرکے اجرت لینا یا کوئی ایسا عمل جس کا نفع غیر قاری تک بھی پہنچے تو صحیح احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ جیسا کہ حدیث ابو سعید میں ہے کہ ایک آدمی نے سورت فاتحہ کے ساتھ دم کرکے شفاء حاصل ہونے پر مریض سے بطور اجرت بکریوں کا ایک ریوڑ لیا تھا اور حدیث میں

م ہے۔ مخلوق کے کلام پر اس کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر فضیلت حاصل ہے۔ تلاوت قرآن مجید تمام اذکار سے بہترین اور افضل ترین ہے لہذا تلاوت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ باادب ہوکر خشوع وخضوع اور اخلاص کے ساتھ حسن انداز میں حسب قدرت معانی پر غور کرتے

وَإِذا قُرِئَ القُرءانُ فَاستَمِعوا لَهُ وَأَنصِتوا لَعَلَّكُم تُرحَمونَ ٢٠٤... سورة الاعراف

ب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اپنے پروردیگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح شام یاد کرتے رہو اور (دیکھنا) غافل نہ ہونا۔ ''

اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ ہر مکلف پر فرض ہے کہ وہ دین اور احکام شریعت کو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ فہم ووسعت وقت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کرے تاکہ خود عمل کرسکے اور دوسروں کی رہنمائی کرسکے سب سے پہل جسے سمجھنا جس کی طرف مائل ہونا۔ اور جس کی طرف سے دل سے متوجہ ہونا ضرو

فی القرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقراء القرآن ويتتع فيه وهو عليه شاق له اجران (صحيح مسلم... مسند احمد)

ماہر معزز و نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے۔ اس میں اٹکتا ہے۔ اور وہ اس پر گراں گزرتا ہے تو اسے دوگنا اجر وثواب ملتا ہے۔ ''

جاً! فقیر کے لئے یہ جائز ہے۔ کہ وہ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت کے مطابق صدقہ لے سکتا ہے صدقہ کرن والے کے لئے دعائے خیر کرنا مسنون ہے۔ لیکن قرآن کی تلاوت کرکے اجرت لینا یا وعظ ونصیحت کرکے مال ووصول کرنا یا برکت کی اُمید سے کسی کو مال دینا یا حصول برکت کے لئے کچھ لوگوں کو

ماً! ارشاد باری تعالیٰ :

ل ماأَسْـَٔلُكُم عَلَيهِ مِن أَجرٍ وَما أَنا۠ مِنَ المُتَكَلِّفينَ ٨٦ سورة ص

اکہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں۔)

ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو یہ حکم دیا کہ آپ اپنی قوم کو یہ بتا دیں کہ آپ انھیں اللہ کی طرف سے نازل کردہ دین وشریعت کی جو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور انھیں توحید خالص اور دیگر تمام احکام اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ تو اس پر ان سے کسی اجرت کا مطالبہ نہیں کرتے۔ بلکہ آپ یہ کام ا

باء کرام علیہ السلام نے بھی اپنی اپنی قوموں کو جو دعوت دی تو اس پر لوگوں سے کسی قسم کی اجرت کا سوال نہیں کیا تھا۔ اس جواب کے پہلے فقرہ میں حدیث عمران بن حصین کے حوالہ سے یہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ قرآن کو کمائی کا ذریعہ بنانا اور قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کرنا منع ہے۔ باقی رہا یہ سوال کے مانگنے

اتزال المسالة باحدكم حتى يلقى الله وليس في وجهه مزعة لحم (صحيح مسلم كتاب الذكواة ومسند احمد)

سے کسی ایک کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ تو اسکے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔ ''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

ل يسال الناس حتى ياتي يوم القيامه وليس في وجهه مزعة لحم (صحيح البخاري كتاب الذكواة صحيح مسلم كتاب الذكواة)

لوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔''

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

اس اموالہم تکثرا فانما یسال جمرا فلیستقل او لیستکثر (صحیح مسلم کتاب الزکواۃ... سنن ابن ماجہ... مسند احمد)

پنے پاس زیادہ مال جمع کرلینے کی غرض سے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ آگ کے انگاروں کا سوال کرتا ہے۔ اب چاہے ان کو کم کرلے یا زیادہ کرلے۔''

وں سے قرآن کے حوالے سے مانگتا ہے۔ اگر فقیر ہے تو حدیث عمران کے مصداق ار اگر صاحب دولت ہے تو وہ ان تمام احادیث کے مصداق ہے۔ سوال میں مذکور حدیث کے الفاظ ہمارے علم کی حد تک کسی صحیح حدیث میں نہیں ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب